روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
سوموار 11۔اگست 2014ء 14 شوال 1435 ہجری 11 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 181

حمد کو کمال تک پہنچا دیا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے اللہ تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور کوئی آنکھ اس کے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی۔ اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہاں تک کہ اس کے ذکروں میں گم اور فنا ہو گیا۔

(نجم الھدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 5)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

جب بھی اللہ تعالیٰ کا آپؐ ذکر فرماتے آپ کی طبیعت میں جوش پیدا ہو جاتا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے جسم کے اندر کی طرف سے بھی اور باہر کی طرف سے بھی کُلّی طور پر خدا تعالیٰ کی محبت نے قابو پا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں آپ کو سادگی اس قدر پسند تھی کہ مسجد میں جس پر کوئی فرش نہیں تھا جس پر کوئی کپڑا نہیں تھا آپ نماز پڑھتے اور دوسروں کو پڑھواتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ بارش کی وجہ سے چھت ٹپک پڑتی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم گارے اور پانی سے لت پت ہو جاتا مگر آپ برابر عبادت میں مشغول رہتے اور آپ کے دل میں ذرا بھی احساس پیدا نہ ہوتا کہ اپنے جسم اور کپڑوں کی حفاظت کی خاطر آپ اُس وقت کی نماز ملتوی کر دیں یا کسی دوسری جگہ پر جا کر نماز پڑھ لیں۔ (بخاری کتاب الاذان باب ھل یصلی الامام بمن حفر (الخ)

اپنے صحابہؓ کی عبادتوں کا بھی آپ خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق جو نہایت ہی نیک اور پاکیزہ خصائل کے آدمی تھے آپ نے فرمایا عبداللہ بن عمر کیسا اچھا آدمی ہوتا اگر تہجد بھی باقاعدہ پڑھتا۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عبداللہ بن عمرؓ)

جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اُس دن سے تہجد کی نماز باقاعدہ شروع کر دی۔

اسی طرح لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ رات اپنے داماد حضرت علیؓ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور فرمایا کیا تہجد پڑھا کرتے ہو؟ (یعنی وہ نماز جو آدھی رات کے قریب اُٹھ کر پڑھی جاتی ہے) حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت کسی وقت ہماری آنکھ بند رہتی ہے تو پھر تہجد رہ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا تہجد پڑھا کرو اور اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے اور راستہ میں بار بار کہتے جاتے تھے وَکَانَ الْاِنْسَانُ..........۔

(بخاری کتاب التہجد باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل (الخ)

یہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اکثر اپنی غلطی تسلیم کرنے سے گھبراتا ہے اور مختلف قسم کی دلیلیں دے کر اپنے قصور پر پردہ ڈالتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ بجائے اِس کے کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ یہ کہتے کہ ہم سے کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے اُنہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا تعالیٰ کا منشاء ہوتا ہے کہ ہم نہ جاگیں تو ہم سوئے رہتے ہیں اور اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا۔ لیکن باوجود اللہ تعالیٰ کی اِس قدر محبت رکھنے کے آپ تصنع کی عبادت اور کہانت سے سخت نفرت کرتے تھے۔

آپ کا اصول یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں انسان کے اندر پیدا کی ہیں اُن کا صحیح طور پر استعمال کرنا ہی اصل عبادت ہے۔ آنکھوں کی موجودگی میں آنکھوں کو بند کر دینا یا اُن کو نکلوا دینا عبادت نہیں بلکہ گستاخی ہے ہاں اُن کا بد استعمال کرنا گناہ ہے۔ کانوں کو کسی آپریشن کے ذریعے سے شنوائی سے محروم کر دینا خدا تعالیٰ کی گستاخی ہے۔ ہاں لوگوں کی غیبتیں اور چغلیاں سننا گناہ ہے۔ کھانے کو ترک کر دینا خودکشی اور خدا تعالیٰ کی گستاخی ہے ہاں کھانے پینے میں مشغول رہنا اور ناجائز اور ناپسندیدہ چیزوں کو کھانا گناہ ہے۔ یہ ایک عظیم الشان نکتہ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور جسے آپ سے پہلے اور کسی نبی نے پیش نہیں کیا۔ اخلاقِ فاضلہ نام ہے طبعی قویٰ کے صحیح استعمال کا۔ طبعی قویٰ کو مار دینا حماقت ہے، ان کو ناجائز کاموں میں لگا دینا بدکاری ہے، ان کا صحیح استعمال اصل نیکی ہے یہ خلاصہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اور یہ خلاصہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اور آپ کے اعمال کا۔ (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 244)

داخلہ بی۔اے، بی ایس سی

(نصرت جہاں گرلز کالج دارالرحمت وسطی ربوہ)

نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ میں بی اے بی ایس سی کے داخلہ جات درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوں گے۔

شیڈیول داخلہ

داخلہ فارم مورخہ 10 تا 17 /اگست صبح 12 بجے دستیاب ہوں گے۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 17 /اگست دوپہر 12 بجے ہے۔

بی ایس سی کے لئے انٹرویو مورخہ 18 /اگست کو صبح 8 بجے ہو گا۔

بی اے کیلئے انٹرویو 19 /اگست کو صبح 8 بجے

ٹیسٹ (ریاضی۔ بائیالوجی۔ فائن آرٹس) مورخہ 20 /اگست کو صبح آٹھ بجے ہو گا۔

میرٹ لسٹ مورخہ 23 /اگست کو صبح 10 بجے لگائی جائے گی۔

فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 /اگست دوپہر 12 بجے ہے۔

آغاز تدریس یکم ستمبر 2014ء سے ہو گا۔

نوٹ : داخلہ فارم نصرت جہاں گرلز کالج دارالرحمت وسطی ربوہ سے دستیاب ہوں گے۔ نیز کالج کی ویب سائٹ www.njc.edu.pk سے بھی ڈاؤن لوڈ کئے جا سکتے ہیں۔

ایسی طالبات جن کے رزلٹ ابھی نہیں آئے ان کا داخلہ فرسٹ ائیر کے نمبروں کی بنیاد پر مشروط کیا جائے گا۔

فورتھ ائیر کی کلاسز کا آغاز شیڈیول کے مطابق 24 /اگست سے نصرت جہاں گرلز کالج دارالرحمت وسطی کی عمارت میں ہو گا۔ انشاء اللہ

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود سے چند روح پرور نکات

سورۃ فاتحہ کے نام، خصوصیات، برکات اور خوبصورت تمثیلات

مرتبہ: محترم راجہ منیر احمد خان صاحب

قسط اول

قرآن کے مقاصد عشرہ

سیدنا حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:

’’سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورۃ مقاصد قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے۔اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے......۔ یعنی ہم نے تجھے اے رسول سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور ان کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو مفصّل طور پر مقاصد دینیہ کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام اُمّ الکتاب اور سورۃ الجامع ہے۔ اُمّ الکتاب اس جہت سے کہ جمیع مقاصد قرآنیہ اُس سے مستخرج ہوتے ہیں۔ اور سورۃ الجامع اس جہت سے کہ علوم قرآنیہ کے جمیع انواع پر بصورت اجمال مشتمل ہے اسی جہت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا گویا اس نے سارے قرآن کو پڑھ لیا۔ غرض قرآن شریف اور حدیث نبویؐ سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ ممدوحہ ایک آئینۂ قرآن نما ہے۔اس کی تصریح یہ ہے کہ

قرآن شریف کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تمام محامد کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے اور اُس کی ذات کے لئے جو کمال تام حاصل ہے اس کو بوضاحت بیان فرماتا ہے۔سو یہ مقصد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں بطور اجمال آ گیا۔ کیونکہ اُس کے یہ معنے ہیں کہ تمام محامد کاملہ اللہ کے لئے ثابت ہیں جو مستجمع جمیع کمالات اور مستحق جمیع عبادات ہے۔

دوسرا مقصد قرآن شریف کا یہ ہے کہ وہ خدا کا صانع کامل ہونا اور خالق العالمین ہونا ظاہر کرتا ہے اور عالم کے ابتدا کا حال بیان فرماتا ہے اور جو دائرہ عالم میں داخل ہو چکا اس کو مخلوق ٹھہراتا ہے اور ان امور کے جو لوگ مخالف ہیں ان کا کذب ثابت کرتا ہے۔سو یہ مقصد رَبُّ الْعٰلَمِیْن میں بطور اجمال آ گیا۔

تیسرا مقصد قرآن شریف کا خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرنا اور اُس کی رحمتِ عامہ کا بیان کرنا ہے۔سو یہ مقصد لفظ رحمان میں بطور اجمال آ گیا۔

چوتھا مقصد قرآن شریف کا خدا کا وہ فیضان ثابت کرنا ہے جو محنت اور کوشش پر مترتب ہوتا ہے۔ سو یہ مقصد لفظ رَحِیم میں آ گیا۔

پانچواں مقصد قرآن شریف کا عالم معاد کی حقیقت بیان کرنا ہے۔سو یہ مقصد مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن میں آ گیا۔

چھٹا مقصد قرآن شریف کا اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن غیر اللہ اور علاج امراض روحانی اور اصلاح اخلاق ردیہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے۔سو یہ مقصد اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں بطور اجمال آ گیا۔

ساتواں مقصد قرآن شریف کا ہر یک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھہرانا اور تمام توفیق اور لطف اور نصرت اور ثبات علی الطاعت اور عصمت عن العصیان اور حصول جمیع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی کی طرف اسے قرار دینا اور اُن تمام امور میں اسی سے مدد چاہنے کے لئے تاکید کرنا سو یہ مقصد اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں بطور اجمال آ گیا۔

آٹھواں مقصد قرآن شریف کا صراط مستقیم کے دقائق کو بیان کرنا ہے اور پھر اس کی طلب کے لئے تاکید کرنا کہ دعا اور تضرّع سے اس کو طلب کریں سو یہ مقصد اِھْدِنَا ...... میں بطور اجمال کے آ گیا۔

نواں مقصد قرآن شریف کا اُن لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا انعام و فضل ہوا تا طالبین حق کے دل جمعیت پکڑیں سو یہ مقصد صِرَاطَ ...... میں آ گیا۔

دسواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خلق و طریق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا۔ یا جو راستہ بھول کر انواع اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے۔ تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں۔سو یہ مقصد غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ...... میں بطور اجمال آ گیا ہے۔

یہ مقاصد عشرہ ہیں جو قرآن شریف میں مندرج ہیں جو تمام صداقتوں کا اصل الاصول ہیں۔سو یہ تمام مقاصد سورۃ فاتحہ میں بطور اجمال آ گئے۔

(صفحہ 376)

سورۃ فاتحہ کے چند نام

(ترجمہ از عربی)

’’سورۃ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں جن میں سے پہلا نام فاتحۃ الکتاب ہے اور اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ قرآن مجید اسی سورت سے شروع ہوتا ہے۔نماز میں بھی پہلے یہی سورۃ پڑھی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے جو رب الارباب ہے دعا کرتے وقت اسی (سورۃ) سے ابتداء کی جاتی ہے اور میرے نزدیک اس سورۃ کو فاتحہ اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو قرآن کریم کے مضامین کے لئے حَکَمْ قرار دیا ہے اور جو اخبار غیبیہ اور حقائق و معارف قرآن مجید میں احسان کرنے والے خدا کی طرف سے بیان کیے گئے ہیں وہ سب اس میں بھر دیے گئے ہیں اور جن امور کا انسان کو مبدء و معاد (دنیا و آخرت) کے سلسلہ میں جاننا ضروری ہے، وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مثلاً وجود باری، ضرورتِ نبوّت اور مومن بندوں میں سلسلہ خلافت کے قیام پر استدلال اور اس سورۃ کی سب سے بڑی اور اہم خبر یہ ہے کہ یہ سورۃ مسیح موعود اور مہدی مَعْہُود کے زمانہ کی بشارت دیتی ہے۔‘‘

(صفحہ 1)

’’سورۃ فاتحہ کے اور نام بھی ہیں جن میں سے ایک سورۃ الحمد بھی ہے، کیونکہ یہ سورۃ ہمارے ربّ اعلیٰ کی حمد سے شروع ہوتی ہے۔‘‘

’’سورۃ فاتحہ کا ایک نام اُم القرآن بھی ہے کیونکہ وہ تمام قرآنی مطالب پر احسن پیرایہ میں حاوی ہے اور اس نے سِیپ کی طرح قرآن کریم کے جواہرات اور موتیوں کو اپنے اندر لیا ہوا ہے اور یہ سورۃ علم و عرفان کے پرندوں کے لیے گھونسلوں کی مانند بن گئی ہے۔ یاد رہے کہ قرآن کریم میں انسانوں کی رہنمائی کے لیے چار مضامین بیان کیے گئے ہیں 1۔علم مبدء 2۔علم معاد 3۔علم نبوت 4۔علم توحید ذات و صفات ۔ اور لاریب یہ چاروں علوم سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں‘‘

’’اس سورۃ کا نام اُم الکتاب رکھنے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ امور روحانیہ کے بارہ میں اس میں کامل تعلیم موجود ہے، کیونکہ سالکوں کا سلوک اُس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک کہ اُن کے دلوں پر ربوبیت کی عزت اور عبودیت کی ذلّت غالب نہ آجائے۔‘‘

فرمایا ’’اس سورۃ کے ناموں میں سے ایک نام السبعُ المثانی ہے اور اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس سورۃ کے دو حصّے ہیں، اس کا ایک حصّہ بندہ کی طرف سے خدا کی ثناء اور دوسرا نصف فانی انسان کے لیے خدا تعالیٰ کی عطا اور بخشش پر مشتمل ہے‘‘

فرمایا ’’احادیث میں اس سورۃ کے اور بھی کئی نام مذکور ہیں لیکن تیرے لیے اس قدر بیان کافی ہے کہ یہ الٰہی اَسرار کا خزانہ ہے۔‘‘

(صفحہ 3 تا 6)

سورۃ فاتحہ دنیا کی عمر کی طرف اشارہ کرتی ہے

’’اس سورت کی آیات کا سات کی تعداد میں مُنْحَصَر ہونا مبدء و معاد کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے میری مراد یہ ہے کہ اس کی سات آیات دنیا کی عمر کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ سات ہزار سال ہے اور ہر آیت ہزار سال کی کیفیت پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہ آخری ہزار سال گمراہی میں بڑھ کر ہوگا اور یہ مقام اسی طرح اظہار کا مُقْتَضِیْ تھا جس طرح یہ سورۃ شروع دنیا سے لے کر آخرت تک کے ذکر کی کفیل ہے۔‘‘

(صفحہ 6)

سورۃ فاتحہ کا تفسیری ترجمہ

’’تمام تعریفیں اور تمام مدح اور تمام اِسْتُت اور مَہِمَا خدا کے لیے مسلَّم اور مخصوص ہے جو تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اُس کی پیدا کردہ نہیں اور اس کی پرورش کردہ نہیں۔ وہ رحمٰن ہے یعنی وہ بغیر عوض اعمال کے اپنے تمام بندوں کو خواہ کافر ہیں خواہ مومن اپنی نعمتیں دیتا ہے اور اُن کی آسائش اور آرام کے لئے بیشمار نعمتیں اُن کو عطا کر رکھی ہیں اور وہ رحیم ہے یعنی پہلے تو وہ اپنی رحمانیت سے جس میں انسان کی کوشش کا دخل نہیں ایسے قویٰ اور طاقتیں اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے جن سے نیک اعمال بجا لاسکیں اور تکمیل اعمال کے لئے ہر ایک قسم کے اسباب مہیّا کر دیتا ہے اور پھر جب اُس کی رحمانیت سے انسان اس لائق ہو جاتا ہے کہ اعمال نیک بجا لا سکے تو ان اعمال کی جزاء کے لیے خدا تعالیٰ کا نام رحیم ہے اور جب انسان خدا تعالیٰ کی رحیمیّت سے فیضیاب ہو کر اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس کی طرف سے ابدی انعام و اکرام پاوے تو اس ابدی انعام و اکرام کو دینے کے لیے خدا تعالیٰ کا نام مالک یوم الدین ہے۔ پھر بعد اس کے فرمایا ہے کہ وہ خدا جو ان صفات کا تو جامع ہے ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور پرستش وغیرہ نیک امور میں تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ اُن لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام و اکرام ہے اور اُن لوگوں کی راہ سے بچا جو تیرے غضب کے نیچے ہیں (یعنی ایسی شوخی اور شرارت کے کام کرتے ہیں جو اس دنیا میں مورد غضب ہو جاتے ہیں) اور ہمیں اُن لوگوں کی راہ سے بچا جو تیری راہ کو بھول گئے ہیں اور وہ راہیں اختیار کرتے ہیں جو تیری مرضی کے موافق نہیں۔ آمین‘‘

(صفحہ 361)

سورۃ فاتحہ میں گلاب ایسی وجوہ بے نظیری

’’ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سُرخ سرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اُس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم محمد رئیس طاہر صاحب

حضرت مسیح موعود کی کتاب اعجاز المسیح کا تعارف

سورۃ فاتحہ کی تفسیر، عربی فصاحت و بلاغت اور تائید الٰہی کا عظیم شاہکار

حضرت مسیح موعود کی معرکۃ الآراء کتاب اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 میں شامل ہے۔اس مضمون میں صفحات کے نمبر اسی جلد کے مطابق دیئے گئے ہیں۔

20 جولائی 1900ء کو حضرت مسیح موعود نے حق و باطل میں امتیاز کرنے کیلئے لاہور میں ایک جلسہ کرکے اور بذریعہ قرعہ اندازی چالیس منتخب آیات قرآنیہ کی فصیح و بلیغ عربی زبان میں سات گھنٹے کے اندر تفسیر لکھنے کیلئے تمام علماء کو عموماً اور پیر مہر علی شاہ صاحب آف گولڑہ شریف کو خصوصی طور پر دعوت دی۔مگر کسی نے بھی اس چیلنج کو قبول نہ کیا۔لیکن پیر صاحب بغیر اطلاع دیئے لاہور پہنچے اور مقابلہ تفسیر کی بجائے مباحثہ کی شرائط پیش کیں۔اور ظاہر یہ کیا کہ وہ تفسیر لکھنے کے لئے تیار ہیں۔اور حضور کے نہ آنے پر فتح کے نعرے لگائے اور مریدوں نے ہر جگہ اس کو مشہور کر دیا کہ وہ تفسیر لکھنے گئے تھے مگر چیلنج کرنے والے نہیں آئے۔

اس پر حضرت مسیح موعود نے 15 دسمبر 1900ء کو اربعین نمبر 4 میں یہ تجویز کی کہ ’’اگر پیر جی صاحب حقیقت میں فصیح عربی تفسیر پر قادر ہیں.....تو اب بھی وہی قدرت ان میں ضرور موجود ہوگی۔ ......میرے دعاوی کی تکذیب کے متعلق فصیح و بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر لکھیں جو چار جز سے کم نہ ہو اور میں اسی سورۃ کی تفسیر بفضل اللہ و قوتہ اپنے دعویٰ کے اثبات کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں لکھوں گا۔انہیں اجازت ہے کہ وہ اس تفسیر میں تمام دنیا کے علماء سے مدد لے لیں۔

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 449)

اور اگر میعاد مجوزہ تک یعنی 15 دسمبر 1900ء سے 25 فروری 1901ء تک جو ستر دن ہیں فریقین میں سے کوئی فریق تفسیر فاتحہ چھاپ کر شائع نہ کرے اور یہ دن گزر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا‘‘

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 484)

اس اعلان کے موافق اور اپنے وعدہ کے مطابق حضور نے 20 فروری 1901ء کو اعجاز المسیح کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کی اور اس کتاب میں ہی حضور نے فرمایا ہے کہ میں نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اعجاز بنادے اور کسی کو اس کا جواب لکھنے پر قادر نہ کرے اس پر خدا نے فرمایا کہ ’منعہ مانع من السماء کہ آسمان سے روکنے والے نے اسے روک دیا جس میں اشارہ تھا کہ مخالفین اس کی مثال لانے پر قادر نہ ہوگا‘‘ ص68

سورۃ فاتحہ کی اس تفسیر میں حضور نے اس سورہ سے اپنی صداقت کے دلائل بھی پیش فرمائے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور ساتھ ساتھ اس کے فارسی زبان میں ترجمہ بھی تحریر فرمایا ہے اس کتاب کے ساتھ حضور نے اردو میں اشتہار شائع کیا اس میں فرمایا۔

’’عام اطلاع کے لئے اردو میں لکھا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ستر دن کے اندر 20 فروری 1901ء کو اس رسالہ کو اپنے فضل و کرم سے پورا کر دیا۔سچ یہی ہے کہ یہ سب کچھ اس کے فضل سے ہوا۔ان دنوں میں یہ عاجز کئی قسم کے امراض اور اعراض میں بھی مبتلا ہوا جس سے اندیشہ تھا کہ یہ کام پورا نہ ہو سکے کیونکہ بباعث ہر روز کے ضعف اور حملہ مرض کے طبیعت اس لائق نہیں رہی تھی کہ قلم اٹھا سکے اور اگر صحت بھی رہتی تو خود مجھ میں کیا استعداد تھی۔ من آنم کہ من دانم۔لیکن آخیر پر ان امراض بدنی کا بھید مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ تا یہ جماعت بھی جو اس جگہ میرے دوستوں میں سے موجود ہیں یہ خیال نہ کریں کہ میری اپنی دماغی طاقتوں کا یہ نتیجہ ہے۔سو اس نے ان عوارض اور موانع سے ثابت کر دیا کہ میرے دل اور دماغ کا یہ کام نہیں۔اس خیال میں میرے مخالف سراسر سچ پر ہیں کہ یہ اس شخص کا کام نہیں کوئی اور پوشیدہ طور پر اس کو مدد دیتا ہے۔سو میں گواہی دیتا ہوں کہ حقیقت میں ایک اور ہے جو مجھے مدد دیتا ہے لیکن وہ انسان نہیں بلکہ وہی قادر توانا جس کے آستانہ پر ہمارا سر ہے۔‘‘ ص2

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

☆حضور نے خدا کی تمجید و تحمید بیان کی اور اس میں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا کہ وہ اپنے اولیاء کو کبھی بھی بے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔ان کو تقویٰ عطا کرتا ہے اور عملی قوتیں عطا کرتا ہے اور ان کے ذریعے انسانیت کی ہدایت کے سامان کرتا ہے۔ ص3

☆آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجا کہ آپؐ نے زمین کو ہدایت سے بھر دیا اور مردوں کو زندہ کر دیا اور صحابہ کا ایسا گروہ پیدا کیا جن کا ہر قدم تقویٰ کا قدم تھا۔ان کو بتوں سے ہٹا کر خدائے رحمٰن کے قدموں میں لا ڈالا۔احسان کا بدلہ احسان ہے اس لئے آپؐ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔پھر حضور نے درود بھیجا۔ ص4

☆فرمایا میں خدا کے بندوں میں سے ہوں مجھے خدا نے اس آخری زمانہ میں انسانیت کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے۔ ص7

☆اور مجھے آسمانی اور زمینی نشانات عطا کئے۔ مجھے ایسی جماعت عطا کی جو ایمان و یقین کی قوت سے بھری ہوئی ہے اور ایک گروہ نے مجھے جھٹلایا حالانکہ وہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔ ص9

☆اس زمانہ میں سب سے بڑا فساد پادریوں نے کھڑا کیا ہے جو عیسائیت کی شکل میں دنیا کو گمراہ کر رہا ہے اور دین حق پر جھوٹے الزامات کے ذریعہ حملہ آور ہوئے ہیں۔ ص17

☆دین حق کے ماننے والے کئی قسم کے مصائب و مشکلات میں گرفتار ہوگئے، دنیاداری کی طرف راغب ہوگئے اور خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ص19

☆فرمایا یہ وقت جہاد بالسیف کا نہیں ہے بلکہ جہاد بالقرآن کا ہے۔ ص21

☆خدا تعالیٰ نے مجھے معارف قرآن اور دقائق فرقان، دلائل برہان اور قوت بیان عطا فرمائی ہے تا دین حق کے مخالفوں کا مقابلہ کروں۔اس لئے میں نے تفسیر قرآن کا چیلنج بھی دیا ہے۔ ص24

☆اپنی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ یہ میری کوششوں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی جو میرا معین و مددگار اور دوست ہے اس کی طرف سے ہے۔جبکہ میرا ترکش تیروں سے خالی تھا۔ ص29

☆خدا نے براہین سے میری مدد کی ہے۔خواہ سلاطین کے لشکر بھی میرے مقابلے پر آئیں تو وہ ان براہین اور قرآنی معارف میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ص30

☆کامل انسان کو معارف قرآن کے بیان کرنے کے وقت روشن ستاروں کی طرح دلائل عطا ہوتے ہیں اور اس کے دشمن محروم رہتے ہیں۔ ص40

☆جو خدا کے دوست ہوتے ہیں خدا انہیں سفاہت سے محفوظ رکھتا ہے۔روایت و درایت کی گمراہی یا غلطی سے بچاتا ہے وہ جائے ندامت پر کھڑے نہیں ہوتے اور خجالت اور نقصان ان کو نہیں پہنچتا، ان کے انوار ختم نہیں ہوتے۔ان کے گھر کبھی نہیں اجڑتے۔ان کے چشمے خشک نہیں ہوتے۔ان کے کاموں میں ناکامی نہیں دیکھنی پڑتی اور ہر موقع اور جگہ پر انہیں ربانی تائید و نصرت حاصل رہتی ہے۔ جبکہ ان کے مخالف کو یہ حاصل نہیں ہوتا۔ ص45

☆انہیں علم قرآن عطا ہوتا ہے قرآنی مخفی خزائن انہیں عطا کئے جاتے ہیں۔ ص47

☆معارف قرآن کا دروازہ متقیوں اور صالحین کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور فاسق کو یہ اعلیٰ مقام عطا نہیں کیا جاتا۔فرمایا کہ میں سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کر رہا ہوں۔جس میں لطائف البیان، فصاحت و بلاغت، عربی ادب و چٹکلے، دینی دقائق اور رموز علم کو عبارت کے محاسن اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔جس پر شعراء اور ادباء قادر نہیں ہو سکتے۔ میں پیاسا خدا کے آستانہ پر جھکا اور اس نے مجھے سیراب کر دیا۔ ص51

☆فرمایا میں نے اسے تفسیر قرآن کے مقابلہ کے لئے بلایا اور اس نے مجھے مناظرہ اور مباحثہ کی طرف یہ جانتے ہوئے بلایا کہ میں مناظرہ اور مباحثہ سے باز رہنے کا وعدہ کر چکا ہوں۔یہ ایک داؤ تھا کہ مناظرہ کرے تو وعدہ خلافی ہوگی اور اگر نہ آئے تو اپنی جیت کا اعلان کروں۔ ص53

☆فرمایا میں مناظرہ نہ کرنے کا عہد کر چکا اور اس کو شائع کر چکا اب وعدہ خلافی نہیں کروں گا۔خواہ کتنا ہی مجھے مورد الزام ٹھہرایا جائے۔ ص55

☆میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میری یہ تفسیر ایسی تلوار ہے جو تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گی۔جو کوئی مقابلہ چاہتا ہے وہ اس کی مثال پیش کرے وہ اس کی مثال نہیں لا سکتے خواہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ یہ لطیف صنعت، باریک بنائی، حکمت و دانائی، اشرف الفاظ، کم کلام مگر وافر معانی والا اعلیٰ و اجلیٰ بیان ہے۔ ص57

☆آج میری دعا سے پتھر سے چشمہ پھوٹ پڑا۔یہ میرا فتح کا دن ہے اور میرے پر بیہودہ الزام لگانے والوں کیلئے گھاٹے کا دن ہے۔ ص60

☆ان پر لازم ہے کہ اگر سچے ہیں تو ستر دن کے اندر اندر چار اجزاء پر مشتمل سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھیں۔ ص67

☆جب میں نے تفسیر لکھی اور مقابلہ کی مخالفین کو دعوت دی تو اپنی فتح کے لئے دعا کی تو خدا نے فرمایا۔’آسمان سے روکنے والے نے اس کو روک دیا‘۔جس میں یہ اشارہ تھا کہ مخالفین اس کی مثال لانے پر قدرت نہیں پائیں گے۔ ص68

☆باب اول کا آغاز صفحہ 70 سے ہوتا ہے۔

اسماء سورۃ فاتحہ: فاتحۃ الکتاب، سورۃ الحمد، ام القرآن، ام الکتاب، سبع مثانی،

☆**فضیلت سورۃ فاتحہ:** یہ آغاز قرآن میں ہے، قرآنی تعلیمات کیلئے حکم ہے، تمام معارف قرآن کے اصول اس میں بیان ہیں، اس سورۃ میں عظیم خبریں دی گئی ہیں۔مثلاً آخری زمانے کے متعلق ایک نبی کی رؤیا میں اس کی سات آیات رعد کی شکل میں طاقتور آواز میں ظہور پذیر ہوئیں۔اس میں حمد ہے۔علوم قرآن کی چار قسمیں ہیں علم المبدء، علم المعاد، علم النبوۃ، علم توحید، یہ چاروں تعلیمات اس سورۃ میں موجود ہیں۔اس کے دو حصے ہیں پہلے میں حمد اور دوسرے میں انسانی کمزوری اور فروتنی کا ذکر ہے۔یہ بار بار پڑھی جاتی ہے۔ ص74

☆اس سورۃ کی سات آیتیں ہیں ایک آیت ایک حصہ قرآن کے برابر ہے۔قرآن کے سات حصے ہیں ہر حصہ دوزخ کے ایک دروازہ سے نجات بخشتا ہے۔ ص77

☆سات قسم کے اصول، اخلاق، اعمال اور عقائد جہنم میں داخل کرنے کا باعث یا ان سے بچنے کی وجہ سے جہنم سے بچنے کا باعث ہیں۔ ص77

☆اس کی سات آیات تاریخ مبدء اور معاد کے سات ہزار سالوں کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ ص78

☆آخری آیت میں الضالین سے پناہ سے مراد یہ ہے کہ آخری ہزار سال ضلالت و گمراہی کے سال ہوں گے۔ ص79

☆ سورۃ فاتحہ حصن حصین، نور مبین اور معلم و معین ہے۔ یہ ایسی اونٹنی ہے جو محبوب کے گھر لے جاتی ہے۔
ص79

☆ یہ سورۃ کفر کے لئے زبردست ہتھیار، نیک دل کے لئے نیک اثر ڈالنے والی ہے۔ ص80

☆ باب الثانی: اس میں تعوذ کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ ص81

☆ قرآن کریم کی تلاوت سے قبل شیطان سے بچنے کے لئے خدا کی پناہ میں آتے ہوئے تعوذ پڑھ لینا چاہئے کیونکہ شیطان گمراہی کے لئے سوراخ یعنی کمزوری کی تلاش میں رہتا ہے۔ ص82

☆ ہر زمانہ میں گمراہی پھیلانے کے لئے فریب و دھوکہ اور مکاری کرتا رہا ہے۔ فاتحہ سے قبل تعوذ پڑھنے سے یہ بھی مراد ہے کہ شیطان آخری زمانے میں مسیح موعود کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ ص83

☆ حضور نے سات اشعار تحریر فرمائے ہیں جن میں آخری زمانے میں دین میں دجل کرنے والے شیطان کے قتل کی پیشگوئیاں ہیں۔ اور یہ قتل تلوار وغیرہ سے نہ ہوگا بلکہ دلائل و براہین سے ہوگا۔ اور آنحضرت ﷺ کے دست فیض سے فرشتوں کے لشکر آسمان سے اس کام کیلئے نازل ہو رہے ہیں۔

ص84

☆ یہ زمانہ ساتواں ہزار ہے اور اس سورۃ کے شروع میں تعوذ میں شیطان کی ہلاکت کی دعا ہے اور آخری ساتویں آیت میں ضلالت و گمراہی کا جو ذکر ہے اس سے یہی واضح اور ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے زمانہ میں دجال اور شیطان کے ساتھ آخری معرکہ ہوگا اور شیطان و دجال ناکام و نامراد ہو جائیں گے اور وہ آسمانی طاقت سے ہلاک ہوں گے۔ ص85

☆ قتل دجال سے مراد ایک شخص نہیں بلکہ شیطان کا قتل مراد ہے۔ ص88

☆ باب الثالث بسم اللہ کی تشریح میں۔ ص89

☆ اسم عام لوگوں کے نزدیک کسی شئ کی پہچان کے لئے رکھا جاتا ہے جبکہ اہل علم و معرفت کے نزدیک شئ کی حقیقت جاننے کے لئے رکھا جاتا ہے اور اگر یہ نام خدا کی طرف سے ہو تو اس میں حکمت ہوتی ہے۔
ص91

☆ اللہ تعالیٰ کا نام معبود کے لئے ذاتی نام ہے۔ رحمٰن کا نام تمام مخلوق کے لئے یکساں فیض رکھتا ہے۔ اس فیض میں انسان یا حیوان کا کسب اور عمل کا دخل نہیں ہوتا۔ ص92

☆ رحمانیت کا فیضان پیدائش سے بھی پہلے جاری ہوتا ہے اور اس کا اطاعت و نافرمانی سے تعلق نہیں ہوتا۔ ص94

☆ دوا کا پیدا کرنا اور رسولوں کو بھیجنا بھی رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے۔ ص95

☆ رحیمیت کی صفت انسانوں سے تعلق رکھتی ہے بلکہ کوشش، عمل صالح، اطاعت اور اخلاص سے تعلق رکھتی ہے۔ ص96

☆ ان دو صفات کو بسم اللہ میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ صفات کاملہ میں سے ہیں۔ ہر اہم کام کے وقت بسم اللہ ...... پڑھنے کا حکم احادیث میں موجود ہے۔ یہ دونوں صفات اسم اعظم ہیں اور ان میں باقی صفات کا خلاصہ موجود ہے۔ ص98

☆ خدا تعالیٰ مخلوق کی محبت میں ان کی ربوبیت کے سامان پیدا کرتا ہے اسی طرح خدا محبّ اور بندہ محبوب ہوتا اور پھر انسان ان احسانوں کے بدلہ میں خدا سے محبت کرتا ہے اس طرح بندہ محبّ اور خدا محبوب ہو جاتا ہے اور یہی محبت انسانی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ ص98

☆ خدا کی صفت رحمٰن انسان، حیوان، کافر اور مومن سب سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ان کے اعمال کے بغیر ان کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔ لیکن رحیمیت کی صفت صرف مومنوں سے تعلق رکھتی ہے اور اس وقت ظہور کرتی ہے جب بندہ خدا سے محبت کرتا ہے اور اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ ص99

☆ تمام صفات ان دونوں صفات سے نور لیتی اور ان کے سمندر کے قطرے ہیں۔ بندوں کا ان صفات کو اپنانے کا حکم دیا۔ انبیاء ان صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ان صفات کے مظہر کامل تھے۔ ص100

☆ آپؐ میں صفت رحمٰن محمد نام سے جلالی رنگ میں ظہور پذیر ہوئی اور صفت رحیم احمد نام سے جمالی رنگ میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ ص101

☆ خدا کی صفت رحیم سے وہی فائدہ حاصل کرتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے اور اپنے عمل سے اس سے راضی ہوتا ہے اور وہ کافر، مشرک اور متکبر کو پسند نہیں کرتا اور انہیں قبول نہیں کرتا۔ ص106

☆ بسم اللہ میں ان دونوں صفات کو اکٹھے کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان جان لیں کہ یہ دونوں اسم اعظم ہیں اور آنحضرت ﷺ کے لئے بطور خلعت کے ہیں۔ ص108

☆ آپؐ محمد ہیں کہ خدا اور مومن آپؐ سے محبت کرتے ہیں اور احمد ہیں کہ آپؐ خدا اور اس کے نیک صالح بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ کی جلالی صفات بھی ہیں جو رحمٰن سے تعلق رکھتی اور جمالی صفات بھی ہیں جو رحیم سے تعلق رکھتی ہیں۔

ص109

☆ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے جنگوں میں کفار جو جانوروں کی طرح زندگی گزار رہے تھے قتل کئے۔ یہ دور اسم محمدؐ کے جلال کے اظہار کیلئے تھا۔

ص111

☆ حقیقت رحمانیت میں یہ داخل ہے کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان ہوتا ہے۔ ص113

☆ آخری زمانہ میں صفت رحیم اور اسم احمد کا ظہور ہوتا ہے اس لئے بسم اللہ میں دونوں کا ذکر کیا گیا۔ ص115

☆ آپؐ کا نام محمد خدا کی صفت رحمانیت کا ظل اور اسم احمد صفت رحیمیت کا ظل ہے۔ ص116

☆ قرآن کریم میں آپؐ کو عزیز، رؤف، رحیم اور رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے اور آپؐ کو یہ نور محمد و احمد تخلیق آدم سے پہلے کا عطا ہوا ہے۔ آپؐ نور جلال اور نور جمال سے منفرد طور پر متصف ہیں۔ ص118

☆ آخری زمانہ میں ظہور کی پیشگوئیاں انبیاء نے بھی کی تھیں کہ اس زمانہ میں دین باطل بغیر جنگ و جدال کے مغلوب ہوگا۔ ص121

☆ صفت محمد کی تجلی کا قرآن کریم میں اشداء علی الکفار میں ذکر ہے اور صفت احمد کے اظہار کیلئے کزرعٍ اخرج شطأہ میں پیشگوئی ہے۔

ص126

☆ باب الرابع الحمد للہ سے یوم الدین کی تفسیر کے بیان میں ہے۔ ص129

☆ ثنا اسی کی کی جاتی ہے جو حمد کا مستحق ہے اور حمد و تعریف کا مستحق وہ ہے جو اپنے ارادہ سے کسی پر ایسا احسان کرے جو احسان کرنے کا حق ہے اور جو ہر فیض کا منبع ہو اور جو حقیقت میں سوائے خدا کی ذات کے اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے وہی حمد کے لائق ہے۔
ص129

☆ ربوبیت یہ بھی ہے کہ جب دنیا میں گمراہی اور ضلالت پھیل جاتی ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے تو پھر عنایت ربانی سے اس تاریکی کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک امام نازل کرتا ہے تا شیطانی لشکروں کو شکست ہو۔ ص131

☆ انبیاء اچھی عادات، نیک اخلاق کو پھیلانے، ظلمت کو ختم کرنے، نیکی کرنے، صلح کے پھیلانے، امر بالمعروف کرنے، برائی کو روکنے، صلہ رحمی، تعلق باللہ میں ہر دوسرے پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان میں سب سے اکمل، افضل، اعلیٰ اور مشہور و معروف ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔
ص135

☆ خدا کے سوا تمام موجودات عالم کہلاتی ہیں خواہ ارواح ہوں یا اجسام، زمین کی مخلوق ہو یا شمس و قمر یا ان کے علاوہ اجرام فلکی۔ سب عالم میں شامل اور خدا کی ربوبیت سے حصہ لیتے ہیں۔ ص139

☆ رحمانیت کا فیض عام ہے اور رحیمیت کا خاص ہے۔ یوم الدین کا فیض رب العالمین کا آخری فیض ہے کہ اس سے نیک لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا ملتی ہے۔ ص142

☆ رحیمیت اور مالکیت میں فرق یہ ہے کہ رحیمیت نعمت کے وسیلہ کی طرف راہنمائی کرتی اور مالکیت اس نعمت کے آخری پھل تک پہنچاتی ہے۔

ص142

☆ آنحضرت ﷺ کی مماثلت حضرت موسیٰ سے دی گئی ہے اور حضرت موسیٰ کے خلفاء کی آپؐ کے خلفاء سے مشابہت دی گئی ہے۔ ص143

☆ آخری زمانہ میں مسیح موعود جنگ و جدال بند کردے گا اور لوگوں کو خدائے رحمٰن کے نشانوں کے ساتھ ہدایت کی طرف بلائے گا اور یہ زمانہ صفت مالک یوم الدین سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں دین کو زندہ کیا جائے گا۔ ص147

☆ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ صفت مالکیت سب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہوئی اس کے بعد صحابہ رضوان اللہ کے وجود کے ذریعہ سے۔

ص150

☆ آخری زمانہ میں دین متروک کر دیا گیا اس کو بعد کمزوری کے مضبوطی سے قائم کر دیا جائے گا۔ یہ بھی مظہر صفت مالک یوم الدین ہے۔ ص152

☆ آخری زمانے کے متعلق پیشگوئی تھی کہ اس میں گمراہی پھیل جائے گی۔ پھر اس زمانہ کے حالات پیش فرمائے کہ کس طرح ضلالت و گمراہی پھیل چکی ہے۔ ص155

☆ اس زمانہ میں دین پر حملہ الزامات و اعتراضات کے ذریعہ کیا جا رہا ہے اس کا جواب بھی دلائل میں دیا جائے گا۔ فرمایا: ہمیں زبان کے لگائے ہوئے ان زخموں پر رونا آتا ہے جو الٰہی کتاب کے انوار کو چھپا کر جھوٹ بولا جاتا ہے ملت کے گھر کو منہدم کرنے کی کوشش ہے۔ دین کو ایسا کر دیا گیا ہے گویا اس شہر کی دیواروں کو گرا دیا گیا ہو، باغ کے تمام درخت جل گئے ہوں یا جس کے تمام پھول و پھل توڑ لئے گئے ہوں یا ایسا شہر کہ جس کے دریا سوکھ گئے ہوں یا ایسے محل جن کو نابود کر دیا گیا ہو۔

ص157

☆ ہر چیز کا عروج کے بعد زوال ہوتا ہے۔ اسی طرح ان رات کے اندھیروں کے بعد صبح لازماً ظاہر ہوگی۔ ص158

☆ جس طرح خدا مادی طور پر ربوبیت کر رہا ہے اس طرح اس نے دینی طور پر ربوبیت کی اور دینی علوم کے پھیلانے میں سہولت پیدا کر دی اور دینی ترقی کے لئے نشانات ظاہر کئے، جیسے سورج چاند کا گرہن، اونٹنی کا ترک کر دیا جانا، کتب دینیہ کی اشاعت میں سہولت وغیرہ۔ ص160

☆ یہ دور یوم الدین کا ہے، اس کو یوم الحشر بھی کہا گیا۔ اسی لئے مسیح موعود کو الحکم بھی کہا گیا ہے۔

ص164

☆ الباب الخامس ایاک نعبد کی تفسیر میں۔ عبادت وہی مقبول ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور احسانات کو یاد کر کے انکساری اور تذلل سے کی جاتی ہے۔ پانچوں نمازوں کی حفاظت ہی اصل عبادت ہے۔ نماز ایسی سواری ہے جو بندے کو اس کے رب سے ملاتی ہے جو اس پر سوار ہوا اس نے غیب میں پوشیدہ خدا کو پالیا۔ ص165

☆ جو خدا کی فروتنی اختیار کرتا ہے اس کے لئے بادشاہ جھکا دیئے جاتے ہیں۔ عبادت کے ساتھ ساتھ تقویٰ اختیار کرو، نفس کو پاک کرو، نافع الناس وجود بنو، اپنے بھائیوں کو دکھ نہ دو، تکبر نہ دکھاؤ اور ہر ایک کو انکساری سے ملو۔ ص168

☆ الباب السادس اھدنا الصراط ...... کی تفسیر میں۔ انعمت علیھم میں اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمام نعمتوں سے نوازے گا اور مثیل عیسیٰ پر اس ملت کا اختتام ہوگا۔ اس آیت میں ایسے راستے پر چلنے کی توفیق پانے کی دعا کی گئی ہے جو خدا تک پہنچا دے۔

ص171

☆ ہدایت کے حصول کے طریق یہ ہیں۔

دلیل اور حجت سے معرفت حاصل کی جائے، تزکیہ نفس کیا جائے، تمام تعلقات کو توڑ کر خدا سے تعلق باندھا جائے اور اسی سے مدد طلب کی جائے۔ توبہ، دعا اور ہمت پیدا کی جائے اور یہ انبیاء کے توسل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ ص171

☆انبیاء کو بیان عطا کیا جاتا اور ایسا دل دیا جاتا ہے جو ہمت سے پر ہوتا ہے۔ جن کا کلام نشانے پر لگتا ہے اور ان کی توجہ سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ انبیاء خدا کا نور ہوتے ہیں جو گناہ کے زہر کیلئے تریاق ہوتے ہیں۔ سکینت اور ثابت قدمی عطا کرتے ہیں۔ اس آیت میں نبیوں اور مرسلوں کی عطا کی جانے والی نعمتوں کو مانگا گیا ہے اور اس طرف اشارہ ہے کہ اس امت میں سے بعض صلحاء کو قدم انبیاء پر مبعوث کیا جائے گا۔ ص172

☆اس دعا سے غرض یہ ہے کہ پہلی امتوں کے تمام اخلاق اور کمالات اس امت میں جمع کر دیئے جائیں، کوئی امت دوسری امت سے عمل و ایمان، علم و عرفان اور خدائے رحمان کی رضا میں آگے بڑھنے سے ہی بہتر ہوسکتی ہے۔ ص176

☆ کیا تو قرآن کو چھوڑے گا جبکہ اس میں ہر قسم کی شفا ہے۔ ص178

☆سورۃ النور میں منکم فرمایا یعنی تم میں سے امام پیدا کرے گا تمام خلفاء اسی امت میں سے آئے اسی طرح خاتم الخلفاء بھی امت میں سے آئے گا۔ ص178

☆مشبہ مشبہ بہٖ سے جزوی مماثلت رکھتا ہے نہ کہ کل میں۔ ص179

☆ سورۃ نور نے اس امت پر نعمت خلافت عطا ہونے کی بشارت دی ہے اور دعا سکھائی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں تین گروہوں کا ذکر کیا انعمت علیہم، مغضوب یعنی یہود اور ضالین یعنی عیسائی۔ پہلے گروہ کی نعمتیں مانگنے کی طرف توجہ دلائی اور دوسروں سے خدا کی پناہ میں آنے کی دعا سکھلائی۔ ص184

☆ سورۃ بنی اسرائیل، ال عمران، مائدہ اور زمر نے حضرت عیسیٰ کی زندگی کے متعلق واضح فیصلہ دیا ہے۔ ص185

☆ سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ کے مشابہ اور مثیل ہے جس طرح سلسلہ موسویہ کے آخر پر مسیح سلسلہ موسویہ میں سے آیا اسی طرح سلسلہ محمدیہ کے آخر میں مسیح سلسلہ محمدیہ میں سے آئے گا۔ سلسلہ موسویہ کا مسیح حضرت موسیٰ سے چودہ سو سال بعد آیا اسی طرح سلسلہ محمدیہ کا مسیح چودھویں صدی میں آئے گا۔ قرآن نے بھی چودھویں کا چاند کے موقع پر مدد دینے میں یہ بات بتائی ہے کہ یہ معاملہ چودھویں صدی میں ہوگا۔ ص187

☆ باب السابع آخری آیت کی تفسیر میں۔ فاتحہ میں یہود و نصاریٰ کی تین اقسام بیان ہوئی ہیں۔ 1:۔ جن پر انعام نازل ہوا، 2:۔ جن پر غضب نازل ہوا۔ 3:۔ جو گمراہ ہوگئے۔ ان میں سے پہلی قسم میں ہونے کے لئے اور دوسری دو سے بچنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔ سورۃ کے آخر میں ضالین کہہ کر یہ پیشگوئی فرمائی کہ آخری زمانہ میں ضالین یعنی عیسائی قوم غلبہ پکڑے گی اور یہ نہیں کہا کہ دجال سے بچا اس کا مطلب یہی ہے کہ آخری فتنہ عیسائیت ہوگا اور یہی لوگ اخلاقی اور اعتقادی برائیاں پھیلا کر گمراہ کریں گے اور یہی دجال ہوں گے۔ ص190

☆ جس طرح فاتحہ ضالین کے ذکر پر ختم ہوئی اسی طرح قرآن کریم کی آخری سورۃ الناس میں جو وساوس پھیلاتے ہیں ان سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی گئی ہے اور یہی دجال ہیں۔ دونوں سے ثابت ہوا کہ آخری زمانہ میں نصاریٰ کا فتنہ ہی سب سے بڑا فتنہ ہوگا جو دجال کا فتنہ ہے۔ ص194

☆الباب الثامن فاتحہ کی کلی طور پر کچھ تفسیر۔
اس سورہ کا آغاز حمد سے ہوا اور پھر توحید کی بات ہوئی اور شرک کو چھوڑنے کی تعلیم بیان ہوئی اور خدا کے کمالات یعنی صفات کا ذکر ہوا۔ اس کی عبادت اور استعانت کی طرف توجہ دلائی۔ ص195

☆ شروع میں حمد اور آخر میں نصاریٰ کے ذکر کر کے بتا دیا کہ اصل گمراہ وہی ہیں جنہوں نے اصل حمد کو بھلا دیا۔ ص196

☆حضور نے خدا کی حمد کی جس نے آپ پر بے شمار فضل نازل فرمائے اور مخالفین کی سازشوں اور کوششوں کے باوجود آپ کو کامیاب کیا۔ ہر دکھ کو راحت میں بدلا اور خدا نے آپ کو جو کلام کی طاقت دی اس پر بھی آپ نے خدا کی حمد کی۔ کہ اس نے چڑیا کو شہباز پر غالب کر دیا۔ ص198

☆ فرمایا خدا مجھ سے چالیس سال کی عمر سے پہلے سے کلام کر رہا ہے اور اب میں ساٹھ سال کا ہو چکا ہوں۔ اور وہ کلام کر رہا ہے۔ ص202

☆ حضور نے دعا کی۔ ''اے میرے رب اگر تو جانتا ہے کہ میرے مخالف سچے ہیں تو مجھے جھوٹوں کی طرح ہلاک کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں تو میری نصرت فرما۔'' ص203

☆ روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں کتاب کے آخر میں اردو زبان میں ایک اشتہار شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ جو 20 فروری 1901ء کو شائع ہوا تھا جس میں فرمایا کہ باوجود کئی قسم کی بیماریوں اور دوسری رکاوٹوں کے اللہ تعالیٰ نے اس تفسیر کو ستر دن میں مکمل کر کے شائع کرنے کی توفیق دی۔ میں اکیلا تھا اور مخالفین ہزاروں، میرا ذاتی علم نہیں اور وہ عربی دان، مگر ہزار ہا مل کر بھی کچھ شائع نہ کر سکے اور خدا نے مجھے طاقت دی۔ یہ ایک بہت بڑا نشان ہے کہ خدا صادقوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

☆ ایک اشتہار محمد سراج الحق نعمانی صاحب کی طرف سے بھی حضرت مسیح موعود کی تصدیق میں شامل اشاعت ہے۔

☆..........☆..........☆

مکرم محمد کولمبس خاں صاحب

الحاج صوبیدار خان عالم صاحب کی یاد میں

مکرم الحاج صوبیدار خان عالم صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب کھوکھر جنوری 1931ء میں کھوکھر غربی میں پیدا ہوئے جو ضلع گجرات کا ایک معروف گاؤں ہے۔ مکرم صوبیدار صاحب سے خاکسار کا 1989ء میں تعارف ہوا جب ہمبرگ کے قریب جماعت نے NAHE میں ایک زرعی فارم خریدا جو قصبہ کے اندر 16 ایکڑ اور بیرون قصبہ 133 ایکڑ زرعی اراضی پر مشتمل تھا۔ اس میں تعمیر شدہ حصّہ کو حسبِ ضرورت تبدیل کرنا مقصود تھا جس کے لئے ہمبرگ اور گردو پیش کی جماعتوں سے احباب بڑے جوش و خروش سے وقار عمل کے لئے آتے تھے اور مکرم صوبیدار صاحب ہمبرگ کے ایک بڑے حلقہ کے صدر ہونے کی حیثیت سے سے پیش پیش تھے۔ اس ربع صدی کے دوران ان سے وقارِ عمل کے علاوہ دیگر شعبوں کے تحت خدمت کے ساتھ ساتھ نجی طور پر بھی تعلق بڑھتا رہا۔ ان کے بچوں نے مہدی آباد جماعت کی حدود میں مکانات خرید لئے اس طرح آپ مہدی آباد کی تجنید میں آ گئے۔

انہوں نے اسلامیہ ہائی سکول کُنجاہ سے 1945ء میں مڈل پاس کیا جس کے بعد پٹواری کے طور پر ٹریننگ شروع کر دی۔ ایک سال کے بعد فوج میں شامل ہوگئے اور پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد انہیں فرنٹیئر فورس میں منتقل کر دیا گیا۔ 1948ء کی پاک و ہند جنگ میں انہیں کشمیر کے محاذ پر جوہر دکھانے کا موقعہ ملا جس کے اختتام پر انہیں مری میں قائم ایک ایجوکیشنل ٹریننگ کورس JV کروایا گیا۔ 1953ء میں تعطیلات کے دوران انہیں شعبہ حفاظت خاص میں ڈیوٹی دینے کا شرف حاصل ہوا۔ 1954ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مانسہرہ میں قیام فرما تھے اور نمازِ جمعہ کے لئے ایبٹ آباد تشریف لاتے تھے۔ نماز جمعہ کے دوران مخالفین نے شور و غل اور پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ مکرم صوبیدار صاحب نے جو اس وقت حفاظت کی ڈیوٹی دے رہے تھے بڑی جرأت سے اپنے چند ساتھیوں سمیت مظاہرین کو تتر بتر ہونے پر مجبور کر دیا۔

1965ء میں بطور نائب صوبیدار چھمب جوڑیاں کے محاذ پر خدمت کا موقع ملا۔ اورر انہیں صوبیدار کے عہدہ پر ترقی دے دی گی۔ 1970ء میں انہیں بطور کمپنی کمانڈر مشرقی پاکستان بھجوا دیا گیا۔ بھارتی قید سے 1974ء میں رہائی ملنے کے بعد پاکستان آ کر مزید دو سال خدمت کی اور 1976ء میں فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد جہلم میں چپ بورڈ فیکٹری کے سیکیورٹی آفیسر تعینات ہوئے۔ آپ 1988ء میں جرمنی آ گئے۔ جرمنی آ کر جماعت کے کئی شعبوں میں جذبہ کے ساتھ خدمت انجام دیتے رہے۔ لندن جا کر حفاظت خاص کی ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ نظام وصیّت میں شامل ہونے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تھی۔ 2009ء میں حج اور عمرہ کی توفیق ملی چالیس دن مدینہ منورہ میں قیام کر کے مسجد نبوی میں ساری نمازیں ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیاوی نعماء سے نوازا تھا۔ گھر پر حتی المقدور نماز باجماعت کا التزام کرتے۔ نظام جماعت کی مکمل اطاعت کا نمونہ تھے اور بچوں کو بھی ہمیشہ یہی تلقین کرتے۔ نہایت بشاشت کے ساتھ مالی قربانی میں حصّہ لیتے تھے۔ ان کے بیٹے بیٹیاں اور آگے ان کی اولادیں جرمنی میں خوشحال ہیں اور حسبِ توفیق دینی کاموں میں حصّہ لیتے ہیں۔ مرحوم نے وفات سے کچھ عرصہ قبل ربوہ جا کر اپنی زرعی اراضی اور دیگر جائیداد کی قیمت لگوا کر تمام رقوم کی ادائیگی کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں 11 رجنوری 2014ء کو اپنے پاس بلا لیا۔ بیت الرشید ہمبرگ میں ان کے جنازہ پر کثیر تعداد میں لوگ دور دراز سے شامل ہوئے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27 فروری 2014ء کو ازراہِ شفقت ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کی اولاد در اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کی خدمات کی بجا آوری کی توفیق دے۔ آمین

☆..........☆..........☆

انسانی جسم

1۔انسانی جسم میں 206 (دوسو چھ) ہڈیاں ہوتی ہیں۔

2۔انسانی چھینک کی رفتار 100 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

3۔انسان کا دماغ مرنے کے بعد دس منٹ، انسان کی آنکھ تیس منٹ اور انسان کے کان مرنے کے بعد ایک گھنٹہ تک زندہ رہتے ہیں۔

4۔انسانی زندگی میں خون کا وزن اوسطاً ساڑھے چار سے پانچ کلو ہوتا ہے۔

5۔ایک تندرست آدمی ایک منٹ میں سولہ مرتبہ سانس لیتا ہے۔

6۔انسان میں چار قسم کے خون پائے جاتے ہیں۔

Talha
1127

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 4 جولائی 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

ج: ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو‘‘ (سورۃ البقرہ:184)

س: حضرت مسیح موعود نے روزے دار کو کن امور کو مدنظر رکھنے کی ہدایت فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)
دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔

س: حضرت مسیح موعود نے روزے کا کیا مطلب بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے۔......انہیں چاہئے کہ حمد اور تسبیح اور تحلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)

س: حضور انور نے روزوں سے فیض حاصل کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنے عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

س: روزہ کس طرح آگ سے بچانے کا قلعہ ہے؟

ج: فرمایا! روزہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو کرے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے۔ تقویٰ پر چلے۔

س: کون سے لوگ ایک رمضان کو دوسرے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں؟

ج: فرمایا! (جن) کی نیکیاں عارضی وقتی اور رمضان کے مہینے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ حقیقی تقویٰ کا ادراک ان کو ہو جاتا ہے۔ یہ نیکیاں پھر رمضان کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایک رمضان کو اگلے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں۔

س: ہمیں کس سوچ کے ساتھ رمضان گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے؟

ج: فرمایا ہمیں اس سوچ کے ساتھ اس رمضان میں سے گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو۔ دن بھر کا ذکر الٰہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والی ہوں۔ ہر زیادتی کے جواب میں انی صائم کے الفاظ ہمارے منہ سے نکلیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے قرانی آیت کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے (الحجرات:14) کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعتِ اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ...... پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 177)

س: دو عملی اور کسی کے متقی ہونے کے فیصلہ کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! کسی کے تقویٰ کا فیصلہ کسی انسان نے نہیں کرنا یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے اور جب یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے تو پھر سوائے توبہ استغفار تسبیح تحمید اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ورد اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنا اور خدا تعالیٰ کے خوف سے راتیں گزارنا اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ رمضان ایک کیمپ ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی عبادتوں کو بھی سنوارو اور اس عہد کے ساتھ سنوارو کہ یہ سنوار اب ہم نے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ اٹھو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کا حقیقی ادراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سوچ کے ساتھ کرو کہ اب یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔

س: ’’میری آیات کے بدلہ میں تھوڑی قیمت مت لو‘‘ سے کیا مراد ہے؟

ج: فرمایا! ’’میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ سے ہی ڈرو‘‘ (البقرہ:42) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔ یاد رکھو دین کے مقابلے میں دنیا بالکل حقیر چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شریعت کے طریق پر چلو گے اور احکامات پر عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ولی اور دوست ہو جائے گا۔ فرمایا یہ دنیا والے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اس لئے لوگوں کی پناہیں تلاش کرنے کی بجائے اس کامل پناہ کی تلاش کرو جو ولی المتقین ہے جو متقیوں کا دوست ہے اور ان کی پناہ گاہ ہے۔

س: مختلف ممالک میں احمدیوں پر ہونے والی سختیوں کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: بعض ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔ پس صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہو اسی سے مدد مانگو تو یقیناً تم زمین کے وارث بنائے جانے والے ہو۔ قربانیاں تو دینی پڑیں گی یہ قربانیاں ہی کامیابی کی راہ دکھانے والی ہیں۔ انجام متقیوں کے ہاتھ میں رہتا ہے اس کی خوشخبری دینے والی ہیں۔

س: مومن کی نشانی کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: مومن کی نشانی تو خدا تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ رحماء بینھم کہ آپس میں رحم کے جذبات سے پر ہوتے ہیں۔ یہ دلوں کو پھاڑ کر ظلمت پر تلے ہوئے جو لوگ ہیں یہ کہاں سے تقویٰ پر چلنے والے ہو گئے۔ کیا ایسے لوگوں کے انجام اللہ تعالیٰ بہتر کرتا ہے۔ کیا ایسے ظالموں کو خدا تعالیٰ زمین کا وارث بناتا ہے۔ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی ظلم پسند نہیں آ سکتا۔

س: حضور انور نے ایک ٹی وی چینل والے کو خلافت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ جمعہ یہاں ایک ٹی وی چینل والے آئے ہوئے تھے ان کو انٹرویو میں نے دیا۔ ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ جس خلافت کو تم سمجھ رہے ہو کہ جاری ہونی ہے یہ کوئی خلافت نہیں ہے۔ وہ جاری ہو چکی ہے اور ظلم سے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے جاری ہونی تھی اور ہو گئی۔

س: حضور انور نے ایک توہین آمیز فلم ریلیز ہونے پر کس لائحہ عمل کو اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ان لوگوں نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے جو سنا ہے آج واشنگٹن میں بھی اور برلن جرمنی میں بھی بیک وقت چلائی جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ کے بارے میں ہے۔ یہ اپنے بدانجام کو پہنچیں گے۔ دنیاوی طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر جو احتجاج کرنا ہے یا جو کوشش کرنی ہے اس کے بارے میں جرمنی کی جماعت کو تو میں نے کہہ دیا تھا کل ہی مجھے پتا لگا۔ امریکہ والے بھی اس کے لئے بھرپور کوشش کریں لیکن آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے۔

س: حضرت مسیح موعود نے تقویٰ وطہارت میں ترقی کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔......اللہ تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 8)

س: تقویٰ کا دعویٰ کرنے والوں کو حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! جو تقویٰ کا دعویٰ کر کے پھر رزق سے تنگ ہیں۔ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں متقی ہیں تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور رزق میں بھی تنگی ہے یا تو پھر ان کی دنیاوی خواہشات بہت بڑھی ہوئی ہیں اور پوری نہیں ہو رہیں یا تقویٰ کا دعویٰ غلط ہے۔ ان کا تقویٰ پر عمل کرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بات بہر حال غلط نہیں ہو سکتی۔

س: لوگوں کے نشہ میں مبتلا ہونے کی کیا وجہ ہے؟

ج: فرمایا! نشوں میں گرفتار لوگوں کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیاداری کی خواہشات جو ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں اس کی وجہ سے بے چینی ہے بے سکونی ہے۔ اس کے سکون کے لئے وہ نشے کرتے ہیں۔

س: سکون کے حصول کا کیا طریق بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! اگر کوئی شخص حقیقت میں متقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے تو تھوڑے سے میں بھی اس کو سکون مل جاتا ہے۔ غیر ضروری خواہشات کا نہ ہونا بھی تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے فضل ہے۔ پھر مال دار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

س: حضرت چوہدری سر ظفراللہ خان نے ایک سیاسی لیڈر کے اس سوال کا کیا جواب دیا کہ اللہ نے آپ کو اتنا پیسہ دیا ہے تو خرچ میں آپ تنگی کیوں کرتے ہیں؟

ج: چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ تم تو فضول خرچی کرتے ہو لیکن میں اگر پیسے بچاتا ہوں تو اس سے میں طلباء کی تعلیم کے اوپر خرچ کر رہا ہوں۔ ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کر رہا ہوں اور بے انتہا ایسے لوگوں پر خرچ کر رہا ہوں جو مجبور ہیں۔ پس جو سکون مجھے یہ خرچ کر کے ملتا ہے وہ تمہیں دنیاداروں کو نہیں مل سکتا۔ چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ کاش تمہیں بھی اس سکون کا پتا لگ جائے

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 2 سورۃ فاتحہ

ساتھ پرواز کر کے اوپر کی طرف اُڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سُندر اور تروتازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اوپر چڑھنے کے وقت دِل ودماغ نہایت مُعطَّر ہوجاتا ہے اور ایک ایسا عالمِ مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دنیا و مافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔اس مُکاشَفَہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔سوایسی مناسبت کے لحاظ سے اس مثال کو اختیار کیا گیا۔'' (صفحہ 7)

''جو خوبیاں گلاب کے پھول میں ظاہراً و باطِناً پائی جاتی ہیں جن کے رو سے اُس کی نظیر بنانا عادتاً مُحال سمجھا گیا ہے اُسی طور پر اور اُس سے بہتر خوبیاں سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں۔'' (صفحہ 8)

گلاب کی ظاہری خوبیاں ''اس کا رنگ نہایت خوشنما اور خوب ہے اور اس کی خوشبو نہایت دل آرام اور دلکش ہے اور اس کے ظاہر بدن میں نہایت درجہ کی ملائمت اور تروتازگی اور نرمی اور نزاکت اور صفائی ہے۔'' (صفحہ 8)

گلاب کی باطنی خوبیاں ''مُفرِّح اور مقوّی قَلب اور مُسَکِّن صَفرَا ہے اور تمام قویٰ اور ارواح کو تقویت بخشتا ہے اور صَفرا اور بَلغَم رَقِیق کا مُسہِل بھی ہے اور اسی طرح معدہ اور جگر اور گردہ اور امعا اور رحم اور پھیپھڑہ کو بھی قوت بخشتا ہے اور خَفقَانِ حاَر اور غشی اور ضعف قلب کے لئے نہایت مفید ہے اور اسی طرح اور کئی امراض بدنی کو فائدہ مند ہے۔'' (صفحہ 8)

سورۃ فاتحہ کی ظاہری خوبیاں

''یہی وجوہ بے نظیری کی سورۃ فاتحہ میں بلکہ قرآنِ شریف کے ہر یک حصہ اَقل قلیل میں کہ جو چار آیت سے بھی کم ہو پائی جاتی ہیں پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودت الفاظ اور کلام میں کمال سَلاسَت اور نرمی اور روانگی اور آب وتاب اور لطافت وغیرہ لوازمِ حُسنِ کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں۔'' (صفحہ 8)

سورۃ فاتحہ کی باطنی خوبیاں

''باعتبار باطن کے اس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراضِ روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیل قوتِ علمی اور عملی کے لیے بہت سا سامان اس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کو جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اس میں مذکور ہیں۔ سالِک کے دِل کو اس کے پڑھنے سے یقینی قوت بڑھتی ہے اور شک اور شبہ اور ضلالت کی بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے۔'' (صفحہ 9)

سورۃ فاتحہ کی بزرگ خاصیت

''سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف میں ایک اور خاصہ بزرگ پایا جاتا ہے کہ جو اسی کلام پاک سے خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو توجہ اور اخلاص سے پڑھنا دِل کو صاف کرتا ہے اور ظلمانی پردوں کو اٹھاتا ہے اور سینے کو مُنشَرح کرتا ہے اور طالبِ حق کو حضرتِ احدیت کی طرف کھینچ کر ایسے انوار اور آثار کا مورد کرتا ہے کہ جو مقربان حضرتِ احدیت میں ہونی چاہئے اور جن کو انسان کسی دوسرے حیلہ یا تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کرسکتا۔'' (صفحہ 11)

سورۃ فاتحہ ایک معجزہ ہے

''سورۃ فاتحہ تو ایک معجزہ ہے اس میں اَمر بھی ہے، نہی بھی ہے پیشگوئیاں بھی ہیں۔قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے۔کوئی بات اگر نکالنی ہو تو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ امّ الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں۔'' (صفحہ 17)

دوزخ سے بچنے کا ذریعہ

''سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں اسی واسطے رکھی ہیں کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔پس ہر ایک آیت گویا ایک دروازہ سے بچاتی ہے۔'' (صفحہ 18)

دعائے سورۃ فاتحہ میں تمام بنی نوع انسان کو شامل رکھے

''اس (سورۃ) میں تین لحاظ رکھنے چاہئیں۔ (1) ایک یہ کہ تمام بنی نوع انسان کو اس میں شریک رکھے۔ (2) تمام مسلمانوں کو (3) تیسرے اُن حاضرین کو جو جماعت نماز میں داخل ہیں۔پس اس طرح کی نیت سے کل نوع انسان اس میں داخل ہوں گے اور یہی منشاء خدا تعالیٰ کا ہے۔'' (صفحہ 22)

اللہ جو خدا تعالیٰ کا ایک ذاتی اسم ہے

''اللہ جو خدائے تعالیٰ کا ایک ذاتی اِسم ہے اور جو تمام جمیع صفات کاملہ کا مُستَجمع ہے...... کہتے ہیں کہ اسمِ اعظم یہی ہے اور اس میں بڑی بڑی برکات ہیں۔لیکن جس کو وہ اللہ یاد ہی نہ ہو وہ اس سے کیا فائدہ اُٹھائے گا۔'' (صفحہ 64)

''قرآن کی اصطلاح کی رو سے اللہ اُس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حُسن واحسان کے کمال کے نقطہ پر پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اُس کی ذات میں نہ ہو۔قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا ہے تا اِس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب مُتَحقَّق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اُس میں پائی جائیں۔'' (صفحہ 64)

صفتِ رَحمٰن

''پھر اللہ کی صفت الرحمان بیان کی ہے اور اس صفت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ انسان کی فطری خواہشوں کو اس کی دعا یا التجا کے بغیر اور بدوں کسی عملِ عامل کے عطا (پورا) کرتا ہے۔مثلاً جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے قیام و بقا کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ پہلے سے موجود ہوتی ہیں۔ پیدا پیچھے ہوتا ہے لیکن ماں کی چھاتیوں میں دودھ پہلے آجاتا ہے۔آسمان۔ زمین۔سورج۔ چاند۔ ستارے۔ پانی۔ ہوا وغیرہ یہ تمام اشیاء جو اس نے انسان کے لیے بنائی ہیں یہ اس کی صفت رحمانیت ہی کے تقاضے ہیں۔لیکن دوسرے مذہب والے یہ نہیں مانتے کہ وہ بلا مبادلہ بھی فضل کرسکتا ہے۔''

(صفحہ 65)

صِفَت رحیم

''یہ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جس کا تقاضا ہے کہ محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اُن پر ثمرات اور نتائج مترتب کرتا ہے اگر انسان کو یہ یقین ہی نہ ہو کہ اس کی محنت اور کوشش کوئی پھل لاوے گی تو پھر وہ سست اور نکمّا ہو جاوئے گا یہ صفت انسان کی امیدوں کو وسیع کرتی اور نیکیوں کے کرنے کی طرف جوش سے لے جاتی ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رحیم قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ اُس وقت کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا، تضرع اور اعمال صالح کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضیع اعمال سے اُن کو محفوظ رکھتا ہے۔رحمانیت تو بالکل عام تھی لیکن رحیمیت خاص انسانوں سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری مخلوق میں دُعا۔تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ اور قوت نہیں، یہ انسان ہی کو ملا ہے۔'' (صفحہ 71)

الحمد للّٰہ

''خلاصہ مطلب الحمدللہ کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اُس میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور نیز جس قدر مَحَامِدِ صحیحہ اور کمالاتِ تامّہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لاسکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اُس خوبی کے امکان پر شہادت دے۔مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اُس خوبی سے محروم ہو بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کرسکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے۔ جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اُس میں موجود ہیں اور اُس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رذائل سے بکلّی منزہ ہے۔'' (صفحہ 74)

الحمدللہ میں آنحضرت ﷺ کے ناموں کی طرف اشارہ ہے

''الحمدللہ سے قرآن شریف اسی لئے شروع کیا گیا ہے تا کہ رسول اللہ ﷺ کے نام کی طرف ایما ہو۔'' (صفحہ 86)

''حمد ہی سے محمد اور احمد نکلا ہے ﷺ اور یہ رسول اللہ ﷺ کے دو نام تھے گویا حمد کے دو مظہر ہوئے۔''

صفتِ ربّ العالمین

''خدا کا نام رب العالمین ہے۔ربّ کے معنی پرورش کرنے والے کے ہیں۔ عالَم روحانی و جسمانی کی وہی پرورش کرتا ہے۔اگر اُس نے ایسے قویٰ انسان میں نہ رکھے ہوتے تو انسان ان انعامات سے کہاں متمتع ہوسکتا۔ایسا ہی روحانی ترقی بغیر اُس کے فضل کے ناممکن ہے۔'' (صفحہ 101)

''ربّ العالمین کیسا جامِع کلمہ ہے۔اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تب بھی وہ آبادیاں اس کلمہ کے نیچے آئیں گی۔'' (صفحہ 102)

صفتِ مالك يوم الدين

''فرمایا کہ میں مالک یوم الدین ہوں۔ جزاء اور سزا دینا اُسی کے اختیار میں ہے۔اسی عالم سے جزاء وسزا کا معاملہ شروع ہوجاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے شاید ایک دفعہ نہیں تو دوسری دفعہ، دوسری دفعہ نہیں تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے یا کسی اور رنگ میں اسے سزا مل جاتی ہے (یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دولت کے لیے چوری کرتا ہے اور پھر بھی ہمیشہ مفلس اور غریب ذلیل رہتا ہے) ہم نے اس عالم میں خوب غور کر کے دیکھ لیا کہ جو سرگرمی سے نیکی کرتا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہیں رہتا اور جو بدی کرتا ہے ضرور بدنتیجہ بھگت لیتا ہے۔'' (صفحہ 104)

''خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنا نام مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡن بیان فرمایا ہے دین کے لفظ پر الف لام لانے سے یہ غرض ہے کہ تا یہ معنیٰ ظاہر ہوں کہ جزا سے مراد وہ کامل جزا ہے جس کے تفصیل فرقان مجید میں مندرج ہے اور وہ کامل جزاء بجز تجلّی مالکیت تامہ کے کہ جو ہدم بنیان اسباب کو مستلزم ہے ظہور میں نہیں آسکتی۔'' (صفحہ 110)

''مالک یوم الدین کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اُس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہوگی اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہوگا یعنی اُسی کا وصل یا فصل سعادت ابدی یا شقاوت ابدی کا موجب ٹھہرے گا۔ اِس طرح پر کہ جو لوگ اُس کی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اُس کی خالص محبت سے اپنے دلوں کو رنگین کرلیا تھا اُن پر انوار رحمت اُس ذات کامل کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہوں گے اور جن کو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہیں گے اور عذاب الیم میں مبتلا ہوجائیں گے۔'' (صفحہ 110)

بقیہ صفحہ 6 خطبات امام

پھر تم یہ جو دولت اپنی خرچ کر رہے ہو لٹا رہے ہو تم اس کو حقیر سمجھو گے یہی تمہاری خواہش ہوگی کہ غریبوں کی ضروریات پوری کروں۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کن پیش آمدہ خدشات سے انتباہ فرمایا؟

ج: فرمایا! آج (دین حق) کے خلاف جو شیطانی قوتیں جمع ہوگئی ہیں ان کا مقابلہ حضرت مسیح موعود کی جماعت نے ہی کرنا ہے۔

س: حضور انور نے بے چینی کا کیا علاج بتایا؟

ج: فرمایا! پس اس کا علاج دعا کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں۔ جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس (دین حق) کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

نکاح

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حسیب عاصم محمود صاحب مربی سلسلہ بہلول پور ضلع نارووال کے نکاح کا اعلان مورخہ 20 جون 2014ء کو بیت المبارک نارووال میں محترم ڈاکٹر عرفان اللہ خاں صاحب امیر ضلع نارووال نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرمہ سامعۃ القرآن صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر چوہدری نصر اللہ خاں صاحب کے ساتھ کیا۔ دلہا محترم چوہدری محمد سلیم صاحب سدھو عرف بابا ہری سابقہ صدر جماعت ٹھروہ ہریاں ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور محترم ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب آف داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ جبکہ دلہن محترم چوہدری غلام نبی صاحب سدھو محافظ خاص حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی پوتی، مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب کی نواسی اور ننھیال کی طرف سے محترم چوہدری اللہ دتہ صاحب باریہ سدھو ٹھروہ ہریاں کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت اور خوش بختی کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبید اللہ باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری شاہ نواز باجوہ صاحب کی کامیاب ہارٹ سرجری کراچی کے ایک ہسپتال میں ہوئی ہے۔ احباب سے کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11-اگست

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:28
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:59

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11-اگست 2014ء

6:10 am	گلشن وقف نو
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اگست 2014ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا دورہ بھارت
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31-اکتوبر 2008ء
9:00 pm	راہ ھدیٰ
11:30 pm	حضور انور کا دورہ بھارت

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

سٹی پبلک سکول دار الصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
- سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
- بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
- میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

Got.Lic# ID.541 IATA
خوشخبری
Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10